مولای صل وسلم دائما ابدا — درس حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرتِ اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری ومقبول فرمائے۔(آمین)

صحابیت وہی درجہ ہے ۔ آپ ﷺ کی صحبت کی وجہ سے صحابہ کو ریاضتوں کی ضرورت نہ تھی
بعدوالوں کی نبی علیہ السلام سے رُوحانی نسبت ۔ عجم کے بڑے بڑے امام
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ﷺ کے اَحکامات پر عمل کریں گے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب کافروں کو نہ چھوڑیں گے تو اُن کے کھانے کو خنزیر بھی نہ چھوڑیں گے
امر بالمعروف کے ساتھ نهى عن المنكر بھی ضروری ہے

﴿ تخریج وتزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 56 سائیڈ B 1986 - 03 - 21)

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلٰوۃ والسلام علٰی خیر خلقه سیدنا ومولانا محمد وآله واصحابه اجمعین امابعد !

رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک آیت تلاوت فرمائی وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ اگر تم لوگ پیٹھ موڑلوگے تم لوگ اِدھر رُخ نہیں کروگے تو يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ تمہارے سواء اللہ تعالیٰ اَور قوم بدلے میں لے آئیں گے۔ یہ کلمات بہت شدید ہیں کہ تم لوگ اگر نہیں مانوگے تو اللہ تعالیٰ دُوسرے لوگ لے آئیں گے، بظاہر سمجھ میں یہ آتا ہے کہ اگر معاذ اللہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ جولوگ تھے وہ بات نہ مانتے پشت موڑتے تو اُن کے بجائے اللہ تعالیٰ دُوسرے لوگ بھیج دیں گے اور وہ تم سے بہتر ہوں گے تمہاری طرح نہ ہوں گے یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔ تو صحابہ کرامؓ تو ایسے تھے کہ ہر قوم کو جانتے

تھے اور قریب قریب رہتے تھے اُور کونسی قومیں ایسی ہوسکتی ہیں کہ جن کو ہمارے بجائے لایا جائے گا اور وہ ہم جیسے نہیں ہوں گے تو اِس پر یہ سوال صحابہؓ کرامؓ کے ذہن میں آیا اور معقول بات تھی تو رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جو اِس کا جواب دیا ہے وہ بالکل مختلف اَنداز میں دیا ہے یہ نہیں فرمایا کہ اگر مکہ والے نہیں مانیں گے مدینہ والے نہیں مانیں گے آس پاس کے قبائل جن میں سے مسلمان ہوکر لوگ آئے تھے وہ لوگ نہیں مانیں گے تو پھر اُن کے بجائے فلاں اُور فلاں آجائیں گے، یہ جواب نہیں فرمایا۔ جواب میں فرمایا کہ باہر کے لوگ جو ہیں عجمی لوگ جن کی زبان بھی عربی نہیں جیسے سلمانِ فارسی رضی اللہ عنہ کی طرف اِشارہ کیا کہ یہ اور اِن کی قوم تو وہ تو عرب بھی نہیں ہیں عربی زبان بھی اِن کی نہیں فارسی زبان ہے، وہ اور اُن کی قوم [1]

عجم کے بڑے بڑے امام :

تو بعد میں دیکھنے میں آیا کہ واقعی فارسی بولنے والوں کے علاقے میں بڑے بڑے خادمانِ دین پیدا ہوئے خادمانِ اِسلام پیدا ہوئے تو آپ اَنداز فرمائیں یہ جتنے بھی بڑے بڑے محدث ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بخارا کے ہیں، محمد ابنِ یحیٰی ذُہلی نیشاپور کے نیشاپور فارسی زبان والا فارسی علاقہ ہے، یہ امام بخاریؒ کے اُستاد ہیں امام مسلمؒ کے اُستاد ہیں۔ اِمام مسلمؒ بھی اِسی علاقے کے تھے، ابنِ ماجہؒ بھی اِسی علاقے کے تھے، دارمیؒ بھی اِسی علاقے سمرقند کی طرف کے تھے، ابنِ خزیمہؒ وہ بھی اِسی علاقے کے تھے، حاکمؒ نیشاپوری کہلاتے تھے اِنہوں نے بہت بڑی بڑی کتابیں لکھیں، ترمذیؒ ترمذ کے تھے وہ بھی یہی علاقہ بنتا ہے۔ ایسی کتابیں لکھیں کہ جن کو عرب اور غیر عرب ساری دُنیا نے تسلیم کیا ہے اور خدا جانے یہ مراد ہو (نبی علیہ السلام کی) کہ تم لوگ اگر کوتاہی کروگے تو دینی علوم کو مرتب کرنے والے مدوّن کرنے والے اِس کے لیے وقت لگانے والے جان کھپانے والے اللہ تعالیٰ اِن (فارَس کے) لوگوں میں پیدا فرمادیں گے تو اُنہوں نے بالکل اِسی طرح کیا ہے کام کہ جیسے اُنہوں نے وقف کردی ہو اپنی زندگی اور اُن کے سامنے سوائے اِس کام کے دُوسرا کوئی کام نہیں تو اللہ نے اُن کو عزت بھی بخشی اُن کو کرامتیں بخشیں ایسی کرامتیں بھی ہوئیں جو لوگوں نے دیکھیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے خوشبو آتی رہی ہے لوگ وہ مٹی لے جاتے رہے ہیں حتّٰی کہ پھر کسی بزرگ نے دُعاء کی کہ یہ چیز ختم ہوجائے تو پھر وہ ختم ہوگئی یہ اللہ تعالیٰ نے دِکھایا ہے بندوں کو تو یہ حضرات

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۰

اِتنے زبردست علم والے حدیث کی خدمت کرنے والے اللہ تعالیٰ نے پیدا کردیے۔

آیت کا مصداق امام اعظمؒ پہلے اور باقی حضرات دُوسرے درجہ میں ہیں :

تو رسول اللہ ﷺ کی تفسیر کے مطابق اگر دیکھا جائے تو یہ لوگ اِس آیت کا مصداق بنتے ہیں۔ امام اعظمؒ اِن سے پہلے کے دَور کے ہیں اُن کے بارے میں میں بتا ہی چکا کہ وہ اوّلین مصداق بنتے ہیں، ثانوی درجے میں یا یہ سمجھ لیجیے کہ فقہی اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو وہ (فقہاء) ہیں اَور حدیث کے اعتبار سے دیکھا جائے تو یہ (محدث) لوگ ہیں اِس آیت کا اور اُس تفسیر کا جو رسول اللہ ﷺ نے اِس آیت کی کی ہے یہ لوگ مصداق بنتے ہیں۔

وہبی درجے (صحابہ، تابعین اور تبع تابعین) :

یہ تو سب کا اتفاق ہے اجماعی عقیدہ ہے کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحابۂ کرامؓ کا درجہ سب سے بڑا ہے وہ صحابی ہی ہیں اُنہوں نے کوئی کام نہ بھی کیا ہو فرض اَدا کیے ہوں فقط تو بھی اُن کا درجہ بہت بڑا ہے اُمت کے کل ولی بھی اُس درجے پر نہیں پہنچ سکتے۔ جو بڑے سے بڑے ولی ہیں وہ بھی نہیں پہنچتے اُس درجے کو، اُن کے بعد درجہ تابعین کا ہے اُس درجے کو بھی پہنچنا بہت مشکل ہے رسول اللہ ﷺ نے اُن کا شرف بتادیا، تبع تابعین اِن کا بھی شرف بتادیا ہے تو اِن کے درجے تو وہبی ہوئے جیسے کوئی پیدائشی ولی ہو بس۔

نبی کی صحبت اور زمانہ کی قربت کی وجہ سے اِن کو رِیاضتوں کی ضرورت نہ پڑی :

تو وہ ایسے تھے کہ اِسلام میں داخل ہوئے تو ایسے ہوگئے جیسے پیدائشی ولی ہوتے ہیں اُنہیں ریاضتوں کی ضرورت نہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں، یہ رسول اللہ ﷺ کے فیضِ صحبت کا اَثر تھا جو متعدی چلتا رہا آگے تک قربِ زمانہ کا اَثر تھا جو چلتا رہا قریب تر دَور تک، اِس لیے جو قوتِ ایمانی ریاضتوں سے مکاشفات سے کسی کو حاصل ہوتی ہے وہ اُن کو بغیر کچھ کیے حاصل تھی، تبع تابعین کے بعد پھر فرمایا گیا کہ سب برابر کے لوگ ہوں گے جیسے عام ہوتے ہیں خصوصیت نہیں رہے گی کوئی بھی۔ دَور کی خصوصیت وہ تین ہی دَور تک چلی آئی ہے۔ امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تبع تابعی ہیں اور شاید امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی تبع تابعین میں ہوں اِنہوں نے کسی تابعی کو دیکھا ہو یہ ہوسکتا ہے کیونکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

کی پیدائش ۱۵۰ھ کی ہے جو امامِ اعظمؒ کی وفات کا سال ہے تو تابعین رہے ہیں اُس دَور تک۔ تبع تابعین کو تو دیکھا ہی ہے ہاں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے تابعین کو دیکھا ہے اُن کا علم بھی تابعین سے ہے مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد تھے اُن کے شاگرد امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ہیں تو تبع تابعین میں وہ داخل ہیں۔

خیرالقرون کے بعد والے حضرات کی نبی علیہ السلام سے رُوحانی نسبت :

اِس کے بعد کے درجے والے جو ہیں جیسے امام بخاریؒ امام مسلمؒ امام طحاویؒ وغیرہ یہ حضرات اور اِسی طرح کے دیگر حضرات یہ تبع تابعین بھی نہیں بنتے یہ اِن کے بھی بعد کے دَور کے ہیں کیا اِن کے لیے بھی کوئی درجہ خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قرب کا بتلایا ہے یا نہیں؟ تو وہ اِس حدیث شریف میں آتا ہے راوی دونوں کے ابو ہریرہ دَوسیؓ ہیں فرماتے ہیں کہ اَعاجم کا ذکر کیا گیا ہے عجمی آج کے دَور میں تو اِیرانیوں کو کہتے ہیں عرب کی زبان میں محاورہ میں اور یہاں بھی بظاہر وہی معلوم ہوتا ہے یہ پرانا محاورہ ہے تو گویا اِن کا ذکر کیا گیا جو غیر عرب لوگ ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِکُمْ اَوْ بِبَعْضِکُمْ [۲] اُن سے میرا تعلق زیادہ مضبوط ہوگا تم میں سے بعض کی بہ نسبت۔ تو واقعی اَب یہ کتاب " کنز العمال" ہے یا اَور اِس طرح کی (بڑی بڑی) کتابیں جو لکھی ہیں بہت بڑے بڑے حضرات نے جو گزرے ہیں جنہوں نے اِسلام کی بہت بڑی بڑی خدمات کیں جان پر خطرہ لے کر خدمات کامیاب اَنداز میں انجام دیں کیونکہ اِسلام صرف ایک جگہ محصور رہنے والا نہیں تھا یہ پھیلنے والی چیز تھی اَور رہنے والی بھی چیز ہے قیامت تک۔

حضرت عیسٰی علیہ السلام نبی علیہ السلام ہی کے بتلائے ہوئے اُمور انجام دیں گے :

اَور اِس میں جو تبدیلیاں آنی ہیں وہ بھی بتادی گئیں آگے تک جو نبی آئیں گے عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں گے دُنیا میں وہ بھی بتادیا کہ وہ یہ اَحکام لائیں گے یہ اَحکام منسوخ کریں گے یعنی اُن احکام کی تبدیلی کا وقت جو ہوگا وہ وہ ہوگا جب وہ آئیں گے تو بتا تو دیا ہے رسول اللہ ﷺ ہی نے، جاری وہ کریں گے آکر۔

---

[۲] مشکوۃ شریف ص ۵۸۰

جب کافر ہی نہیں رہیں گے تو اُن کے کھانے کو سُور بھی نہیں رہیں گے :

دو تین چیزیں ہیں جزیہ ختم ہو جائے گا اَور جب جزیہ ختم ہو جائے گا تو کافر نہیں رہ سکیں گے اِسلامی حکومت میں، جب کافر رہ نہیں سکیں گے تو پھر اُن کی جو چیزیں ہیں سُور وغیرہ وہ بھی نہیں رہ سکیں گی وہ بھی ختم ہو جائیں گی۔

صحابہؓ والی اَفضلیت کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی :

تو آقائے نامدار ﷺ نے یہ فرمایا کہ بعد میں آنے والے جو لوگ ہیں اُن میں بعض ایسے بھی ہیں لوگ کہ تم میں سے بعض کی بہ نسبت اُن سے میرا تعلق زیادہ ہوگا تو تعلق زیادہ ہونا اَفضلیت کی چیز ہے لیکن صحابۂ کرامؓ کے برابر بنتے ہیں یا نہیں بنتے یہ تو نہیں ہے یہ تو اجماعًا ثابت ہو چکا ہے کہ صحابی جو ہیں وہ صحابی ہی ہیں ہاں فضیلت اِن کی بھی بہت بڑی ثابت ہو رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا اِن سے خاص علاقہ ہے اَور اِنہیں خاص قرب حاصل ہے۔

اِس رُوحانی تعلق کا ظہور کب اور کہاں ہوگا ؟

اِس کے ظہور کا محل کیا ہے وہ کہاں ظاہر ہوگا اور اُس کے فوائد کہاں سامنے آئیں گے؟ وہ تو عالمِ آخرت ہی ہے لیکن دُنیا میں بھی اِس کا اَثر یہ ہوگا کہ ایسے لوگوں کا حال یہ ہوگا کہ اُن کے نزدیک تمام چیزوں پر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اِرشادات کو اور آپ کے احکامات کو فوقیت حاصل ہوگی باقی سب چیزیں پیچھے رہ جائیں گی اَور اِسلام کی خدمت بڑے پیمانے پر اللہ تعالیٰ اُن سے لیتے رہیں گے۔

اُمت کے صالح علماء کا درجہ :

جیسے کہ ایک اَور حدیث میں بھی آیا ہے کہ میری اُمت کے علماء ایسے ہیں جیسے بنی اسرائیل کے انبیاء کرام ہیں تو انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام آتے رہتے تھے وہ اصلاح کرتے رہتے تھے اِس اُمت میں نبی تو اَب نہیں آئیں گے ہاں علماء اصلاح ضرور کرتے رہیں گے اور اِصلاح کے دو پہلو ہیں ایسے کہ ایک تو ہے اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وہ بھی کڑوا لگتا ہے لوگوں کو کسی سے کہو اچھی بات کرلو فلاں بات کرلو یہ نیکی کرلو کبھی گوارا ہوتی ہے اُسے یہ بات سُننی اَور کبھی نہیں بھی ہوتی گوارا، اِس پر بھی منہ بنتے ہیں لیکن نَہِی عَنِ الْمُنْکَر جو

ہے وہ تو بہت شدید چیز ہے وہ تو برداشت ہوتی ہی نہیں جہاں کسی کو کسی بُری بات سے روکو وہ نہیں برداشت ہوگی اُس سے۔

''اَمر بالمعروف'' کافی نہیں ''نہی عن المنکر'' بھی ضروری ہے :

اور حدیث میں جیسے لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو حصّے بنتے ہیں کلمے کے اِسی طرح ''امر بالمعروف'' اور ''نہی عن المنکر'' بھی دونوں کا جوڑ ہے خالی ''اَمر بالمعروف'' کافی نہیں ہے اگر خالی ''اَمر بالمعروف'' کافی ہوتا تو بس اُتنا ہی بتایا جاتا ''نہی عن المنکر'' بھی ضروری ہے اور ''نہی عن المنکر'' چاہے آدمی کتنے ہی طریقے سے کرلے لیکن یہ کہ وہ ناگوار نہ ہو یہ نہیں ہوگا ناگوار تو وہ ہوگی ضرور البتہ اِس کی ترشی میں کمی آجائے گی۔ تو امر بالمعروف نہی عن المنکر کریں اور بڑے پیمانے پر کریں جس کا اَثر بہت دُور تک بہت لوگوں تک پہنچے بہت آبادیوں تک پہنچے بہت ملکوں تک پہنچے ایسے حضرات آتے رہیں گے۔

''مجدد'' اور ''تجدید'' کا مطلب :

اور اُن میں مجدد دین کا بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر سو سال بعد ایسے لوگ پیدا کریں گے جو دین کی تجدید کرتے رہیں گے۔ دین کی تجدید کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ وہ منسوخ کردیں گے دین میں کوئی ردّو بدل کردیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دین میں جو کمی آئی ہوئی ہوگی عملی (یا اعتقادی) کوتاہی پیدا ہوجائے گی اُس کو دُور کریں گے اور اتباعِ سنت کی طرف دعوت دیں گے بلائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے اپنا قرب اور رضاء نصیب فرمائے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ ہونا نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعاء........................